جواباتِ سوالاتِ طَیِّبَہ

من تصنیفات جناب مولانا سید الفت حسین صاحب شکارپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۰ والصلوۃ والسلام علی الانبیا وعلی النبی الکریم ۰ سوال سورہ صف مین ہے اسمہ احمد مسیح نی باسم احمد خبر دیا ہے تو بہ جاوید در رسالہ گوڈفری وخطبات احمدی وسبیل قرآن دیکھا ہے اہل اسلام پارکلیٹ یا فارقلیط ویبسٹر یا اور ڈکشنری مین بمعنے احمد نہین ملتا ہے جو کچھہ آپنی یا دوسرون نی لکھا ہے تاویلی امر ہی پہر موافق قرآن کے احمد کسطرح یہ کلمہ پیدا کیا جاوے جواب ان کتب لغات عربی و انگریزی مین گو فارقلیط یعنی احمد یا پارکلیٹ یعنی تسلے کنندہ آپکی نظر مین نہ آئے ہون شاید کوئی سبب ہوگا مگر سب اگلی پچھلی عیسائی اس لفظ مختلف اللہجہ اور اسکے دونو معنی کا بخوبی اقرار رکھتی ہین گو آپکا اعتماد کسی پر بجز اپنی نظر کے نہو بلکہ اسیواسطے فارقلیطا کو عیسائیون نی بتلفظ پارکلیٹ لیا ہی تاکہ روح تسلی دہندہ یعنی روح قدس سے مراد لین جو بعد عروج جناب حواریون پر اوتری تہی اگرچہ دونو لغت بہر دو معنی نہ آتی ہوتین کسی ڈکشنری مین ابتک نہین دیکہی تو محل تکرار و موقعہ بحث کیا ہوتا اور کیون

اتنی جہگڑے چہلتے ہین ؛ چونکہ یہہ لفظ فارقلیط عبری اور پارکلیٹ ہی عبرانی یا شاید
یونانی ہو یہین و البسٹر و واکر کے ڈکشنیریون مین شاید نہو ؛ اور جو کچہہ نوید جاوید وغیرہ
کتب متعددہ مین قدیم سے لکہا ہوا آتا ہے وہ بہت درست ہی اور طرفین یعنے
مسلمان و عیسائی کا مانا ہوا ہے گو آپ کی نظر سے یہہ بات نگزری ہو ؛ سوال
شہادت قرآنی سے بائبل کی اطاعت اہل اسلام پر واجب ہی ؛ یا اوس کتاب کو
قرآن نے منسوخ و متروک کردیا ؛ جواب شہادت قرآنی سے جسقدر مصنف نے
ثابت کیا ہی اوس پر مسلمانون کا عمل ہے چنانچہ اسکا جواب برہان بر تصدیق قرآن
مدت ہوئی منشور محمدی مین مطبوع ہو چکا اور دوسرا جواب بہی کسینے اوسی اخبار مین
چہپوایا ہی ؛ غرض مختصر یہہ کہ شہادت قرآنی بر کتب ربانی اول تو بمقام خاص خاص ہے مثلاً
سورۂ سبح اسم مین والاخرة خیر وابقیٰ ان ہذا الخ اس سے عدم تحریف بائبل کی و تصدیق
اناجیل و تورات حال کی لازم نہین آتی ؛ اس آیہ مین تو صحف ابراہیم کا بہی حوالہ ہی حالانکہ
اون رسائل کا سری سے اب تک عیسائیون سے وجود نہین ؛ غرض مصنف شہادت قرآنی
نے جو کچہہ ثابت کیا ہی وہ بہت تہوڑا ہی اور تحصیل حاصل ؛ کسیقدر بیفائدہ ہی وہ کون
مسلمان ہی جو کتب سابقہ کی تصدیق نہین کرتا اور کتب خدا پر ایمان نہین رکہتا جا بجا
قرآن شریف سے یہہ اعتقاد ثابت ہی ؛ ہان شریعت کسیقدر منسوخ و متروک ہو گئی مگر
تسپر بہی اصل کتب و انبیا کی شان کم نہین ہوتی ؛ لیکن اس مجموعہ کی تصدیق ان باتون
سے نہین ہوتی کہ بائبل سب حرف بحرف صحیح و بی الحاق و غیر محرف ہی ؛ یہہ باتین تو
پرانی ہو گئین اعجاز عیسوی مین سب آگئین ؛ پہر سید احمد خانصاحب بہادر نے

تبیین الکلام مین بیان کردین ؛ آخر مولوی منصور علیصاحب نی سب لکھدین ؛ خدا
جانی باوجود شوق و دعوئی نظر جناب والانی ابتک کیون نہین دیکھین شاید جناب کو
متاخرین کی تحریر پر اعتماد نہین ؛ حالانکہ عقلاً و نقلاً متاخرین کی تحقیقات زیادہ ہوتی ہے
اور اونسی علوم سابقہ جلد حاصل ہوتی ہین اسطرح محنت کم پڑتی ہی لیکن تحقیق پر ضرور
ہے ؛ فقط اعتماد و تغافل و عدم تنقیح و تنقید ؛ لیکن ہر بات کو سرسی آپ ہی نکالنا بہت
وقت تلف کرتا ہے اگر مجوز اپیل خود سرسی سب مقدمہ ترتیب کیا کری اور کسی کی
نہ سنی تو مقدمہ دوسرا بن جایا کرتا ہے اور پہر موقع واردات پر ہی جاکر کچہہ سراغ
نہین لگتا ؛ وقت مفت خرچ ہوتا ہی ؛ لہذا بدگمانی بہی ہر جا اچہا نہین ؛ سوال ۲
رسول اللہ بائبل کے مطیع تہی یا کہ نہین ؛ جواب حضرت نبی مصطفےٰ بائبل کے مقلد
و مطیع تو نہ تہی مگر مصدق اصل کتب منزل من اللہ کے تہے اور بموجب قرآن مخاطب
بآیہ واتبع ملۃ ابراہیم تہے ؛ سوال ۳ درباب عصمت انبیاء و قصص بائبل درباب لوط
و ہارون و سلیمان کی معصیت لکہی ہی ؛ جواب عصمت انبیا کی یہہ کہ اوامر شریعت
مین بی خطا اور دنیا سی معصوم ہوکر یعنی بےگناہ ٹہر کر مرتی ہین ؛ اگر سہواً کوئی خطا
ہوتی بہی ہی تو فوراً اقرار و توبہ ایسی کرتی ہین کہ مغفرت کی رسید آجاتی ہی غرض
آلودہ و ملوث جرم نہین رہتی جیسی کپڑا ناپاک بہی ہوجاتا ہی تو ایسا صابون سے
دہویا جاوی کہ پہر صاف ہوجاوی پس وہ ناپاک نہین کہلائیگا یہہ مضمون رسائل
تحقیق المسائل و تنقیح المسائل مین بخوبی بسط کے ساتہہ لکہا گیا ہے ؛ حضرت لوط کی
کہانی گو بطور تفسیر ہے اصل تورات شریعت کے باب مین نہین مگر تسیری وہ قصور

دختران کا ہی اور آدمؑ و موسیٰؑ و سلیمانؑ کے گناہوں کا حال ظاہر ہی کہ بعد ازان ایسی توبہ
وقوع مین آئی کہ پہلی سی بہی زیادہ صفائی حاصل ہوئی ؛ حضرت داؤدؑ کی بہی معافی فوراً
آئی اسی سبب سے وقوع توبہ نبیوں کی صحیح ہوئی اور بکا و گریہ و انابت و استغفار کا مزا
انبیا کو آیا اور جلالت خدا ظاہر ہوئی شیعہ کا معصوم محض جاننا اور صغیرہ و کبیرہ سی بہر نمط
بہر حالت معصوم جاننا عجیب بات ذہنی ہے ؛ خیر اس باب مین جدا رسالہ قائلین شبہات موجود
ہی جسپو انکی قدرت نہین ؛ سوال علت و حرمت لحم جمل و بناء بیت اللہ اول بیت
وضع للناس و لذات جنت و نار و حور و قصور و غلمان ؛ جواب لحم جمل حضرت یعقوبؑ
نی خود اپنی نفس پر حرام کر لیا تہا کیونکہ اونکو پہلی شتر مرغوب بہت تہا ؛ اونہون نی کسی نظر
سے عہد کر لیا تہا وہ عرب کے لئے بطور استصحاب از روئی فعل آنحضرتؐ حلال جاری رہا
اور چونکہ عرب مین یہہ جانور شتر بہت ہوتا ہی اور اہل عرب خوگر اوسکے گوشت کے تہے
لہذا اوسکی حرمت مین نقصان بہت تہا اور اسمین علامات بہی موجب حلت زیادہ تر
پائی جاتی ہین یعنے جو گالی کرتا ہی اور کہر بہی کسیقدر چرا ہوا ہی پس ایسی باتونمین خاص کر
عیسائیونکو گفتگو نہ چاہئی کیونکہ شتر تو از راہ تورات شریعت مین ممنوع نہین اور نشان
حرمت اوسمین نہین حالانکہ عیسائیان حالین تو بموجب قول پولوس مقدس پاکون کو
سب چیز پاک ہی جسے کہ خوک و خرگوش کا گوشت بہی پاک ہی جسکی حرمت از روئے
قاعدہ ہی و نیز تورات مین بہی مصرح ہے ؛ اور اول بیت وضع للناس سی مراد یہہ
ہی کہ عرب مین اول یہہ مکان واسطی عبادت کے بنایا گیا اور بیت المقدس کو بیت
عتیق فرمایا ہے وہ جدا ہی اس کہنی سی اوسکی نفی لازم نہین آتی ؛ یا یہہ کہ جیسا بعض نے
کہا ہی کہ خانہ کعبہ کی اصل جگہہ جناب آدمؑ کے وقت سی معبد گاہ ہی کیونکہ جناب آدمؑ

کوہ سراندیپ سے جب عرب مین گئی تو حضرت حوا کو عرفات مین دیکہکر پہچانا غرض یہہ اولیت
بہ نسبت بیت المقدس نہین اور اگر ہو بہی تو بطلان اس اولیت کا ثابت نہین ہے الثانی جنت
و حور و قصور کا جواب کتب مناظرہ اسلام و عیسائیان مین بخوبی مندرج ہی مختصر یہہ کہ تورات
مین یہہ باتین اسواسطی مذکور نہوئین کہ صریحا بڑے بڑے معجزات دکہلائی جاتی تہے
خدا کی تجلی کوہ طور پر نظر پڑی ۞ فرشتی حضرت لوط و جناب ابراہیم کے پاس مجسم بصورت انسان
آئی ۞ من و سلوی اوترتا تہا ۞ مائدہ نازل ہوا پس گویا سب ثبوت خداوندی ظاہر از کہہ کے
ملی موجود تہا پہر اسقدر تحریص و ترغیب کی حاجت نہ تہی جہنم و آتش و عذاب سے تو ڈرایا
گیا تہا چنانچہ تورات مین وعید تعذیب تو موجود ہی مگر جون جون زمانہ آخر آتا گیا سب باتین
قیامت کی بہی ظاہر ہوتی گئین ترغیب و تحریص صریح بجنت و حور و قصور و غلمان ہو
ہی گئی خواہ یہہ بطور استعارات ہو یا اصل مین کیونکہ مکاشفات یوحنا مین بہی کیفیت
بہشت کی یعنی سونیکی سڑک اور جاوید کا درخت مذکور ہی آخر کو قرآن شریف مین جبکہ
توحید کا پردہ کہولا گیا اسیطرح سب مدارج دوزخ و بہشت کے بہی ظاہر کی گئی تا کہ
اتمام حجت ہو جاوی کوئی دقیقہ باقی نرہی غرض جسقدر حاجت پڑتی گئی اوسیقدر
معلم بقاعدہ الاہم فالاہم تعلیم دیتا گیا کچہہ جائی اعتراض نہین ۞ سوال ۴ پوران
اہل ہند قرآن سی موافق و انجیل سی مخالف ہے ۞ جواب ۞ پران جو بمنزلہ احادیث
اوتاران ہی وہ جسقدر قران سی مطابق ہوگا اصل انجیل سی مخالف نہوگا اور اگر ہوگا
تو ان اناجیل اربعہ سی جو ایک خاص طور پر شرح و تفسیر اصل انجیل کے شاید ہین یا
تاریخ احوال حضرت مسیح ہین پس کچہہ مضائقہ نہین یا یہہ کہ کچہہ پران ہی مین بناوٹ
ہی سکی تحقیق و تنقیح بخوبی کیجاوے تو یہہ معمہ حل ہو کہ کون کتنا صحیح اور کون

اور کون کتنا غلط ہی لیکن شک نہین کہ قرآن کی اصل عبارت ایک خاص ڈہنگ کے
ساتہہ غیر متغیر و متبدل ایسی موجود ہی کہ اوسکا انکار بوقت مباحثہ ممکن نہین ؛ **سوال**
وحی قرآنی ملفوظی تہی یا معنوی ؛ **جواب** وحی قرآنی یہہ تہی کہ جیسی نزول روح القدس
سی حوارئین طرح طرح کی بولیان بولنی لگی تہی اسیطرح جناب جبرئیل کی نزول قلبی
سی انحضرت پر ایک یا چند آئتین بعبارت عربی ملہم ہوجاتی تہین کہ آنحضرت بعد اوس
کیفیت کے بعینہ وہ آیہ لوگونکو سناتی اور لکہوا دیتی اور انبیا کو الہام مضمون و القاء
احکام بعبارت یا بدون عبارت ہوتا تہا مگر آنحضرت کی قرآنی وحی بعبارت مخصوص ایک
حد ہی طرح تہی، اس باب مین رسالہ تعریف قرآن بہی بجواب تنقیص و تحریف القرآن دہلی مین
چہپ چکا ہے ؛ **سوال** سورہ شعرا نزل علی قلبک روح الامین ؛ قرآن و حدیث
مین جملہ مسائل نہین ہین مثل سمت قبلہ اہل امریکا بسبب تحت الارض کے و مقدار یوم
ولیل متعادو اسطی ساکنان ارض قطبین علمانی کہا کہ قیاس کری کیون باوجود رہنی کتب
انبیا کی قیاس جائز ہوگا ؛ **جواب** سمت اہل قبلہ حسب ظن مصلی یہہ خط امریکہ مین بہی
ہی کیونکہ خاص تحت نقطہ کعبۃ اللہ کوئی جگہہ وہان آباد نہین اگر خلیج یا نامہ وغیرہ مین
کوئی مقام آباد یا جزیرہ ہہ تب بہی کہہ سکتی ہین کہ دونون طرف یعنی طول مشرقی و طول
مغربی مین نماز پڑہ سکتی ہین توجہ قبلہ موافق گمان مصلی کے چاہئی نہ اصلی و حقیقی ؛
کیونکہ اصل خط نظری کا کعبۃ اللہ پر جانا ہر ایک سی کیا بلکہ کسی کسی سی بہی ممکن و یقینی
نہین فقط زاویہ نظری کے پیچہین کعبۃ اللہ کا آنا ظنی ہونا چاہئی اور قرآن کیا بلکہ بائیبل
مین بہی باانیہمہ تنوع توش تمام احکام مندرج نہین بلکہ قوانین حکام ملکی و مالی مین بہی

ہا

ہر ایک بات کی تصریح نہین ٭ ایسی تصریحات ہو ہی نہین سکتی اور سب باتین بطور محکمات
بیان ہی نہین کیجا سکتی اور اگر خدا بیان بہی کردی تو لوگ اوس سی مستفید نہین ہو سکتی
لہذا لبعض مصرحات اور باقی متشابہات ہین تاکہ لوگ کوشش کرین اور شریعت کا
بوجہہ بہت بہاری و مشکل نہو قطبین مین جو چار چار ماہ روشنی و تاریکی کا زمانہ ہوتا ہی
اوسمین رات دن کا فرق کسیقدر ہو جاتا ہے اور اوسی پر سبکی مزدوری ملتی ہے و
کارخانجات چلتی ہین ایام حیض و حمل وغیرہ اوسی حساب سی ہوتی ہین جب آفتاب نصف النہار
پر آتا ہی تو ایک گونہ روشنی کا ایسا ہوتا ہی جیسی سفیدہ صبح صادق کا آپ اس بات کو
محققین جغرافیہ دانون سی دریافت فرماوین پادری لوگ اس مقدمہ مین مسلمانونکو دہوکا
دیکر حیران کیا چاہتی ہین پادری مولف صاحب نی لکہنؤ مین جاکر مجتہدین کو اسبات
..... مین دق کیا اور کرنا چاہتا تہا جس پر اونہون نی کتاب ارض تسعین چہپوائی غرض
قطبین پر بہی رات دن کی تمیز ہوتی ہی اور قطب شمالی مین تو ایسی آبادی ہی نہین
باقی رسالہ ارض تسعین مطبوعہ لکہنؤ مین ملاحظہ فرماوین ٭ سوال سورہ مائدہ ۔۔ ۲۷
آئت مین ہی بما استحفظوا من کتاب سی تحریف ثابت نہین ہوتی ٭ جواب آیہ بما
استحفظوا تحریف ثابت نہین ہوتی تو عدم تحریف بہی ثابت نہین ہوتی اونہون نی
جو کچہہ محفوظ رکہا اوسکا بیان ہی ہم مسلمان یہہ نہین کہتی کہ یہود و نصاریٰ نی ایک
حرف بہی حفاظت سی نہین رکہا بلکہ ہم وہ کہتی ہین جو تبئین الکلام مین مطبوع ہے
اس آیہ سی کچہہ اعتراض مسلمانون پر نہین پڑتا بلکہ ایک وہم ہی جو بہت جلد دور ہو جاتا ہے
اور کچہہ فائدہ عیسائیونکو نہین دیتا اسیواسطی آجتک کسی نی اسی نہین لکہا شائد کوئی

زیادتی آپکو دہوکا دینا چاہتا ہوگا؛ سوال۱۰ آل عمران وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین
کفروا الی یوم القیامہ یہان آیہ رسول اللہ سے بھی عیسائی تہی یا نہین اور یہہ بشارت نصاریٰ
کی سے کیا وجہہ کہ سلطنت کفار کی بسبیل مدح وارد ہوا ہے سوال۱۱ سورہ مریم وان منکم الا
واردہا علی ربک حتما مقضیا باجماع مفسرین انبیاء وخلفاء وآئمہ ومجتہدین پہلی جہنم گذر کر
بعدہ داخل جنت ہونگی اسکی کیا وجہہ ہی سوال۱۲ قیامت یعنی تغیر صورت نوعیہ سے یا فناء ذات
مادہ کا اس باب مین مصرح کوئی آیت نہین تب عالم قدیم ہوجاتا ہی سوال۱۳ وید کا زمانہ قبل موسیٰ کی ہی
اور قرآن سے جسقدر موافقت کرے وہ کلام الہی ہی یا کہ نہین سوال۱۴ قبل از بعثت آنحضرت کس
دین پر تہی حج سوال۱۵ و بوسہ حجر اسود کی وجہہ عمدہ کیا ہی قرآن کس خط مین وکس شئی پر کاتبان
وحی لکہا تہا؛ جواب آل عمران مین وجاعل الذین اتبعوا کی یہہ صورت تفسیر ہی کہ یہہ
اصل عیسائیونکی لئی بشارت ہی سو مسلمانونکا یہہ دعوی ہی کہ وہ ہم ہین کہ نبی ہمارے
مصدق ومعین دین مسیح ہین نہ عیسائیان بدعتی کہ یہہ متبع ومصدق اصل کلام کلمۃ اللہ
نہین غرض یہہ ایسی بحث لفظی ہی کہ جیسی شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ مین لکہتی ہین کہ ہم
اور سنی کہتی ہین کہ اصل شیعیان علی ہم ہین اور رافض تو بدعتی اور بہتان باندہنی والی
ہین ایسی ہی اہل توحید مسلمان عیسائی تثلیثیون کو کہتی ہین اور بالفرض یہہ بشارت تابعین
عیسیٰ کے لئی ہو تو صحیح ہی کہ کافرین وملحدین پر اصل عیسائیونکو جو زمانہ آنحضرت
مین مقر توحید وکلمہ گو کلمۃ اللہ کے برحق تہی وہ کافرون اور یہود پر تا قیامت فائق
وغالب رہینگی اور اگر مراد اس سی یہہ عیسائی اہل تثلیث ہین تو وہ سدا غیر عیسائیون
پر کب غالب رہی اکثر مسلمانون سی مغلوب رہی ابتک بیت المقدس مسلمانونکی ہاتہہ
مین ہی ہزارون لاکہون اونمین ملحد ومنکر و دہریے ہین یہہ برائی نام عیسائی ہین ہرگز

تابع جناب مسیح ہہین اور اس غلبہ سی مراد غلبہ دنیاوی ہہین بلکہ فوقیت دینی و
وترجیح دلائل مقصود ہوگی اور یہہ جو کوئی کہی کہ دیکہو دینوا عیسائیونکو مسلمانونپر
غلبہ ظاہری تو اس ایک دفعہ خاص زمانہ کے غلبہ کو غلبہ تا قیامت نہین کہتی ایسی ایسی
اوتار چڑہاؤ و نشیب و فراز تو دیکہیی تا قیامت کسقدر ہون او کتنی ہی ہو چکی
اور یہہ غلبہ بہی عیسائیان تابع مسیح کو نہین بلکہ ملحدین و دہریہ کو ہی جنہین اکثر نیچرل
فلاسفر ہین اور بہت رومن کیتہلک بت پرست وغیرہ ہین پس وہ تابعین مسیح
کہان ہوسے بلکہ صاف ظاہر ہی کہ مراد تابعین عیسیٰ سے یا تو حواریین و تابع
حواریین مراد ہین یا جناب مسیح کی مصدق جو نبی اسلام اور اونکی اُمت مراد ہے
یہہ سب تابعین جناب مسیح از روی کتاب ہو سکتی ہین ؛ **سوال** سورہ مریم و
ان منکم الا واردہا علی ربک حتما مقضیا باجماع مفسرین انبیاء و خلفاء و ائمہ و مجتہدین پہلی جہنم سی گذر کر
بعدہ داخل جنت ہونگی اسکی کیا وجہہ ہے ؛ **جواب** سورہ مریم مین جو ہی کہ سب
ایکبار جہنم پر وارد ہونگی اسکا مضمون آسان ہی یعنی سبکو جہنم دکہلایا جائیگا تاکہ
پناہ مانگین اور دیکہکر قہر خدا سے ڈرین نہ یہہ کہ سب انبیاء و اولیا او مین پڑین
یہہ مراد ہرگز نہین جو ایسا سمجہا غلطی مین پڑا **جواب**[12] تغیر صورت نوعیہ ہو یا فنا
مادہ ذاتیات ہمکو اس بات کے اعتقاد کرنیکی حاجت و تکلیف نہین ؛ لا علم لنا الا
ما علمتنا جو خدا نی یا اوسکی رسول نی فرمایا اوسپر عمل کرنا چاہئی باقی عقل حکم نکرے
تو خاموشی بہتر ؛ والراسخون فی العلم یقولون کل من عند الله اگر تغیر صورت نوعیہ قیامت
کا نام ہے تو بہی ہمکو کچہہ خرابی نہین کیونکہ متغیر چیز خود اصل مین قدیم نہیں اور خداوند

غیر متبدل سے کچھ نسبت نہین رکہتی اور اگر فناء ذاتی مادّہ کا تسلیم تو بہی کچھ دقت
ونقص نہین خداوند تعالی بے شک قادر ہی کہ بے مادّہ جو چاہی سو پیدا کری بلکہ مادّہ
بہی اوسی خدا کا پیدا کیا ہوا اور اوسمین تاثیرات ابنات وتغیر وتبدیل کی دی
ہوئی خدا کی ہی حق سبحانہ اس بات کا جواب جا بجا قرآن شریف مین دیتا ہی رہا
یہہ کہ بموجب علم فلاسفہ ومنطق بخوبی ہماری سمجھہ مین یہہ بات نہین آتی کہ وہ
کسطرح بے مادّہ پیدا کر دیتا ہی یہہ عقل کی بدہضمی ہی عدم ادراک سے عدم ثبوت
چیز وعدم وجود شئے لازم نہین آتا ایسی بہت سی باتین ہین کہ ہماری سمجھہ مین
بخوبی ولیکن نہین آتین لچک کی وجہہ خواب کا سبب نہین معلوم بلکہ حقیقت اصلی
تو ہر چیز کے غیر معلوم ہی وکنہ ذاتیات شخصیہ کماحقہ کوئی نہین جانتا اگرچہ فلاسفہ
واہل منطق نے یہہ مشکلات پیش کی ہین اور اعتراضات نکالی ہین مگر اہل حکمت و
متکلمین صاحب منطق دینی نے اُنکی جواب بہی خوب خوب دئی ہین شفا وافق المبین
وغیرہ ملاحظہ فرماوین یہان تطویل کی فرصت بہی نہین اور ایسی رسائل مین اُن
سب مضامین کا لکہنا ممکن نہین ۱۴ جواب وید کی ادعا سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید یہہ
تورات سے پہلی ہو مگر تعجب ہی کہ اسمین ایک دوسری کی خبر نہین اگر پہلی ہی تو کیون
توراۃ مین کچھہ بہی اوسکی اور اوتارونکی خبر نہین اور اگر تورات سے وید پیچھے ہی تو وید مین
کیون تورات کی خبر نہین شاید خدا کو منظور نہین ہوا کہ ایک کو دوسرے ملک کی
دینی یا تونسی واقف کری اہل یوروپ تقدم تورات کے اکثر قائل ہین جناب مولوی
سید سفسور علیصاحب سلمہ اللہ بہی یہی کہتی ہین میرا بہی یہہ خیال ہی کہ شاید ایسا ہی

ہو یا دید زمانہ جنات کی کتاب ہو لیکن اسمین بہت کم شک کرتا ہون کہ کچھہ کچھہ
الہامی باتین ان سب کتابوںمین مشترک ہین اور یہہ سب مذہبی کتابین فقط عقل
ایجاد نہین بلکہ کسیقدر تعلق الہام و نقلیات سے بہی ہی مثلاً سشتر پوستی یا دختر و ہمشیرہ
وغیرہ سے نکاح ناجائز ہے بغرض نیچر و حکم طبعی سے فقط کوئی فقرہ یا دہرم شاستر شہید
بنا اگرچہ رسمیات زمانہ کو بہی اوسمین دخل ہوا ہی مگر پہر بہی رسمیات ایسی نا گہان
کہان سے آئین دنیا کی ابتدائی آفرینش و پیدایش آدم کے حالات اولاد جو کچھہ توریت
مین مصرح ہی اور ہفتہ کے سات دن مقرر ہوئی جیسا کتاب اول پیدایش موسی
مین ہی اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ توریت سب کتب عالم سے مقدم ہی اہل چین
نی بہی تورات کی پیروی تقرر ہفتہ مین اختیار کی اور وید و پران سب بعد کو بنے
مگر وہی ہنود تی ازراہ مبالغہ و شاعری ایسی ایسی مدتین مقرر کین کہ زمانہ اُنکا
سمجھہ مین نہ آوی تب بہی محققین یوروپ وید کے زمانہ کو تین ہزار برس سے زیادہ
نہین بتاتی جسقدر وید قرآن سے مطابق ہو وہ گو قرآن بہی نہو لیکن مؤید و مصدق
قرآن ہی اور حق ہی ہنود سے مطابقت زیادہ تر مشکل ہی اور کچھہ زیادہ مفید
بہی نہین بجز اسکی کہ باہم سلوک سے رہین اور اپنی اپنی برہمنوںکو درست کرین کہ ضرر
نہو اور طرز مجادلہ حال ناپسند ہے جواب ۱۴ حضرت نبی اسلام قبل از بعثت
سوچ بچار و تحقیق مذہب پر تہی یہود و نصاری کی بہی سنتی تہی جو بات صحیح و اچہی
معلوم ہوتی تہی بحسب ضرورت اوسے کرتی ہونگی اور باقی انبا اجتہاد عقلی تہا مگر
بت پرست و کافر یعنے منکر خدا کبہی نہوئی اور نماز وغیرہ کسی دین کی علانیہ تو

سوال ۱۴ آنحضرت صلعم قبل نبوت کس مذہب پر تھے

نہین پڑہی کو وہ حرہ مین کچہہ کسیطرحکی عبادت یا گیان دہیان یعنی تفکر الہی کرتی رہتے ہونگی اور معنی ؛ وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَہَدٰی کے صریح صحیح یہہ ہین کہ تجہکو حیران وساکت صامت پایا یعنی تو ای محمدؐ حق وباطل مین متوقف تہا کہ حق سبحانہ تعالی نی تجہی حق سمجہادیا اور از روی وحی صحیح یقینی رستہ بتادیا کہ حکمت وعقل سے بہی یہہ فیصلہ نہو سکتا تہا ؛

سوال ۱۵ حج وبوسہ حجر اسود کی وجہ عہد پیمان ہے

جواب ۱۵ حج وبوسہ حجر اسود کا جواب منشی عبد الباقی صاحب کے رسالہ مین بہی کچہہ ہے اور مسیح الدجال کے جواب مین بہی لکہا گیا یہہ فروعی باتین ہین عقلی فوائد سب فروع مین نکالنی ایک طرحکی سینہ زوری ہی یہہ کہہ سکتی ہین کہ فوائد سفر حج بہی مقصود ہین اور مکان معمور پیام خدا کی تعظیم بہی بندونکو اہل مکان یعنی مکین کی تعظیم دلمین آتی ہی اسواسطے ایسی باتین سب مین ہین سالانہ عہد واقرار بہی خدا کی یاد دلمین قائم وتازہ رہتی ہی حجر اسود چونکہ ایک قدیمی پتہر حضرت ابراہیم کے وقت کا یا آدمؑ کے زمانہ کا ہی جیسا حضرت یعقوبؑ کا وہ پتہر جسپر اونہون نے تیل ڈالا تہا اور جسکو وہ سرہانی رکہی سوتی تہی کہ خواب دیکہا کہ آسمان پر ایک زینہ لگا ہوا ہی چنانچہ کہتی ہین کہ وہ پتہر ابتک بیت المقدس مین معلق ہی لہذا کعبۃ اللہ مین وہ بطور یادداشت لگایا گیا ؛ غرض مسلمان از پرستش خدا جانکر حجر اسود کو بوسہ نہین دیتی بلکہ حکم خدا سمجہکر اوسی چومتی ہین اور بعض حجر الاسود کو بہشتی پتہر کہتی ہین خلیفہ دوم سے منقول ہی کہ ای حجر اسود اگر رسولخدا تجہی بوسہ نہ دیتی تو ہم ہرگز تجہکو نہ چومتی غرض یہہ حکم ہی گو سبب نہ معلوم ہو شاید یہہ نشان عہد ومیثاق ہی ہو بعض موقعہ ایک جا معین کسی عہد وپیمان کے لئے مقرر کرنی اور اوسپر ہات رکہکے

کوئی عہد و پیمان کرنا یادداشت کے لئی مفید ہوتا ہی اسیطرح یہہ میلی و عرس وغیرہ ہوتی
ہین آل ابراہیم پر یہہ عنایت ہوئی + اسمعیل کو بہی اوسنی وعدہ برکت دیا تہا اسلئی آل ابراہیم
مین یہہ دو جگہہ قبلہ مقرر فرمایا اور سالانہ واسطی اشاعت عبادت خدا و تعظیم و شہرت وغیرہ
کے ان دونو جگہہ ایک ہجوم گاہ مقرر کیا + اسمین زیادہ عقل کو کیا دخل ❊ جواب ۱۳ قران شریف
اول کسی خط مین اور کسی چیز پر لکہا ہوا ہو ہمکو اس تحقیق سی کچہہ فائدہ نہین غالباً پوست آہو
پر لکہا ہوگا یا جیسے توراۃ و انجیل وغیرہ لکہی جاتی تہی یہہ موشگافیان بجز تضیع اوقات کچہہ مفید
نہین ❊ سطر تہوڑی فیصلہ مشکل کمال ❊ مختصر کیجیی کہ جہگڑے ہین بہت ❊ کار دنیا کسی تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید ❊ جواب ۱۴ حضرت جعفر طیار فقط طلب نصرت ہی کے لئی نجاشی عیسائی کے
پاس نہین گئی تہی بلکہ دعوت اسلام ہی منظور تہی چنانچہ وہ مسلمان ہو ہی گیا تہا اب بہی اسطرح
پر اہل اسلام کو عیسائیونسی مدد لینی ضرور مناسب ہی تاکہ وہ تثلیث وغیرہ سی باز آدین اور
بری رسمیات کو کہو وین کفر و الحاد سے خلق کو بچادین ضرور دفع بدعات مین عیسائیونسی
مدد لین نکاح بیوہ از روئی قانون حکومت جاری کرین کہ انبیا و اولیا سی زیادہ کوئی اشرف
و اہل عزت نہین جناب امام زین العابدین نی اپنی والدہ شریفہ کا نکاح کر دیا اور جناب امیر
نی اپنی بی بی امامہ بنت زینب کا نکاح بعد اپنی مغیرہ سے اس طرح پڑہوا دیا کہ جناب امام حسن
کو یہہ وصیت کر گئے جناب امام حسن نی حسب وصیت عمل کیا اور اکثر بی بی امامہ کی خدمت مین
بعد نکاح ثانی جایا کرتی تہی گو دنیا کی رسم اس بابمین توڑنی منظور تہی حالانکہ بی بی امامہ بنت زینب
بنت رسول اللہ کی عمر ان دنون پینتالیس ۴۵ برس سے ہرگز کم نہوگی اور دو تین فرزند اونکے

جوان اولاد علیؑ تھی جو کربلا مین شہید ہوئی بس افسوس کہ ہم دعوائی شرافت کرین کیا ان
بزرگون سے بہی ہم اشرف ہین توبہ توبہ افسوس افسوس باقی آپ کے ارشاد قریب قریب
خیالات بندہ ہین اور لائق قبول + آنا اہل السنۃ والجماعۃ صحیح ہی کچہہ اسمین خرابی نہین
ہم شیعہ اب بہی یہہ کہتی ہین اس عبارت پر مولوی سید حامد حسین صاحب استقصا کا احسان
ہی انکی نقل بہت قابل اعتماد ہے ہرگز جائی شک نہین رسالہ تقیہ کے آخر مین جواب و
سوال دیکہہ لو رسالہ تقیہ مطبوعہ قبل غدر ہی بی شک اصلاح یک طرفی کا اثر بہت کم ہوگا
لیکن بفضلہ پہلی ہی سی طرفین بلکہ اطراف کی اصلاح کے دعاد انصاف پر نظر ہی میری رسائل
اکثر قلمی ہین انطباع کا مقدور نہین + رسالہ منع تبرا مین بہی روایات طرفین کی شکایت
ہے رسالہ عدم جواز سب و شتم سی تو اکثر سُنّی ناخوش ہین **دافع بدعات** کو بعض
سُنّی سخت بتلاتی ہین بہوپال سی یہہ کتابین اسی لحاظ سی واپس آئین کہ کسی رافضی کی
تصنیف ہین آپنی جو رقم فرمایا ہی کہ پاسداری و گریز از حق گناہ کبیرہ ہی واقعی یہہ صحیح ہی
جو السنۃ الیہ اکری وہ بڑا خاطی ہی لیکن مینی جو لکہا وہ صحیح جانکر لکہا آپ کا مطلب نہین
سمجہا تہا جو آپنی بمشکل تاویل کر کے اور گویا لگا کر سمجہایا البتہ سُنّیونکا محبت شیخین مین یہی
حال ہی + کل حزب بما لدیہم فرحون + بی شک جسقدر سنیونمین زیادہ تصنیفات ہین اوسیقدر
غلطیان بہی زیادہ ہین مگر علمانے ابن جوزی و ذہبی و مجد الدین فیروز آبادی نی وہ
تحقیقات کی ہی کہ اب زیادہ حاجت نہین حدیث مین ہماری ہان کوئی کتاب ایسی نہین
کہ شروط مخصوصہ کے ساتھہ صحیح ہو بخلاف سُنّیان کہ صحاح ستہ ہین گو وہ شروط صحیح ہماری
نزدیک صحیح نہون پہر اوسکی بہی تصحیح عمل مین آئی صحیحین جلد ہی تصنیف ہوگئے

موطا اول قرار دیگئی بعض نی بخاری کو ترجیح دی بخاری اصح کتب بعد کتاب الباری
سمجھی گئی نہ مثل کتاب خدا اور نہ واقعی بلکہ بشرط صحت مقررہ اسمعیل بخاری اور وہ
اصح الکتب کہی گئی سو فی الحقیقت سو بہ نسبت کتب حدیث دیگر وہ سنیونکی نزدیک
ایسی ہو تو کیا جائی اعتراض ہے علاوہ ازین سب کتب سی پہلی ہی اوسکی تصنیف کا
زمانہ سبہی مقدم حضرت صادق کے ذرا ہی بعد ہے حضرات شیعہ مین روایات منسوبہ
بائمہ بہت ہین اور اوسوقت کذب و تکرار و تعصب بہت پیدا ہو گیا تہا کیونکہ خورشید
نبوت کے غروب کو عرصہ ہو چکا تہا پہر اوسپر تقیہ راویان کا دنبالہ خیر کیا کہون یہہ باتین
بالمشافہہ عرض کیجا سکتی ہین اسکی سوا یہہ کہ جمعہ و جماعت وغیرہ امور ظاہری شعائر اسلام
جس سی شوکت یا نام اسلام باقی ہی وہ سنیون اب تک ہین بخلاف ہماری حضرات مومنین
کے کہ جو باتین عید نہوار تک کی ہی وہ عجیب غریب بارہ سہکر ایک محرم و مجالس تعزیہ مین
سو بناء عرانہ جسکو دیکہتی ہی سمجہدار غیر مقلد آدمی ناک چڑہائی اسیواسطی فقیر چاہتا ہے
کہ ہماری شیعہ مین بہی شریعت ظاہرے و اسلامیت روزانہ مروج ہو اور انسی بدعتیں
غالیان دور ہو اور محبت اصلی یعنی اطاعت آئمہ عمل مین آوی کہ آئمہ نی باآنہمہ تقیہ
وغیرہ شعائر اسلام ظاہری کو بہی نہین چہوڑا حالانکہ تا الافقونکو اپنی جگہہ منابر پر دیکہتی تہی
مگر اونکی پیچہی نماز پڑہتی تہی اور جمعہ و جماعت مین بہی سستی نکرتی تہی نکاح ہو گا ہین وہ سنی
کی کہ کیا کہون افسوس اب سنی تو ان پر عمل کرنی لگی اسیواسطے اہل السنت اپنی لئے
نام زیبا کر لیا اور ہماری حضرات کو ذرا غیرت نہین کہ ہم اپنی بزرگونکی رسم کو کیون معیوب
سمجہین کیون فعل خدیجہ لکبرے و فعل ام کلثوم بنت علیؑ کو مذموم قرار دین جناب من

زبانی باتین ولاف وگذاف محبت کافی نہین عملیات بہی ضرور ہین بغیر اسکی ظاہر رونق
اسلام متصور نہین اگرچہ یکطرفہ اصلاح کا اثر کم ہو مگر یہہ بہی راست ہی کہ اپنی فرقہ کے
مولوی عالم کا کہنا بہت اثر رکہتا ہے دوسری کے کہنی سی آدمی برا مانتا ہی اسلئی فقیر
اونہین کے مولویونسی اصلاح اوس فرقہ سنیہ کی اور اپنی فرقہ شیعہ کے علماسی اس شرذمہ
قلیلہ کے درستی و اصلاح کی امید رکہتا ہی شیعون نی اپنا مذہب عام بہت درست کرلیا
اور کرتی جاتی ہین چنانچہ وہابی تو بہت تارک بدعات ہوگئی اگرچہ وہ مثل یہود قشرئے و ظاہر
پرست ہین مگر شرع ظاہر ہے باطن کی خبر خدا کو اونکی علما اکثر عرس وغیرہ کی تردید کرتی ہین
اور ہرگز شریک بدعات و اسراف نہین ہوتی ہماری ہان علما ایسی منع بہی اچہی طرح نہین کرتی
اور روکتی تو کیا جناب نی لکہا ہی کہ علماء اہلسنت ایک دوسریکو احمق وغیرہ کہتی ہین شیعون
سے فضیحت نہین اجی جناب شیعونین بہی سب کچہہ ہی من و سلوی مثنوی مفتی عباس مین فصل
مذمت اخباریان ملاحظہ فرمائی کہ اوس ہی سب قلعی کہل جائیگی اور دیباچہ روضۃ الاحکام
بہی دیکہین سوائی ازین اب بہی جا بجا پیش نماز یہین وہ لڑائی ہی کہ معاذ اللہ مرثیون پر
لڑائی ہوتی ہی دبیرئے انیسوائی دو فرقہ مقرر ہوگئی یہان دہلی مین باقری جعفری دو فرقہ
ہوگئی فقط چند دنیاوی باتون کی سبب سی تکرار بڑہی ایکطرف سی مذمت جعفریہ کی چہپنی
شروع ہوئی دوسری طرف سی تبرا ہونی لگا جو شہر سہارنپور مین دو جمعہ پاس پاس ہوتی
ہین باہم بڑی بڑی تکرارین ہین یہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین بلکہ میری نزدیک اگر
کام کی بات پیراستہ ہو سی بحث و تکرار ہو تو اس سکوت و خاموشی سی بہتر ہے سکوت سے
غلطیان بڑہتی جاتی ہین اور جمتی جاتی ہین اصلاح متصور نہین کمترین بعض رسائل اپنے

بہیج سکتا تہا مگر چونکہ جناب کو حال کی تحریرات پر توجہہ نہین اصل ہی سی کام نکالنا چاہتی
ہین لہذا متوقع مسائل ہوئی کمتر ین متاخرین کے علم سی متقدمین کیطرف سراغ لیجاتا ہی جناب والا اصل
سی اجتہاد فرماتی ہین اس سی خود رائی پیدا ہوتی ہی اور بہت محنت پڑتی ہی مجوز اپیل
و صاحبِ فیصلہ کو پہلی تجویز سابق دیکہہ لینی ضرور ہی شروع سی مقدمہ کی اصل کو ترتیب
دینا مشکل کام ہی خیر اپنی اپنی رائی ہی الغرض مجہہ مین آپ مین بہت کچہہ اتفاق و مناسبت
رائی ہی سبب یہہ بہی ہی کہ جیسی جناب مختلف علوم سی اور چند مذاہب سی ماہر ہین ہیچمدان
بہی ایسا ہی کچہہ جانتا ہی مولوی سیّد محمد صاحب اکبرآبادی بہی واقعی اسی رنگ کے ہین
اور جناب مرزا محمد علی بیگ صاحب اکبرآبادی بہی بالکل مطابق بلکہ ان باتو نمین مقدم ہین
ہو کو سیّد عنائت علیصاحب ساماتی کے جو آپنی تعریف لکہی ہی تعجب ہی شاید جناب
کو کلی اگاہی نہین بی شک بغیر صحبت ایک دو ایک ملاقات سی ہی حال نہین ظاہر ہوتا ہی
مولوی سید چراغ شاہ صاحب مدرس بہاولپور ایک ذرا آپکی رائی سی علحدہ ہین شاید
خط و کتابت سی بالکل موافق ہو جائین آپنی جو لکہا ہی کہ خانصاحب کو آپ پر ترجیح ہی
حضرت بی شک اونکو کیا مجہپر ہی توسکو ترجیح ہے اور خانصاحب تو اصلاح تسنن بلکہ
اسلام مین ایک بڑا شخص ہی لیکن وہ رقیت کو اصل سینی باطل کیا چاہتی ہین اسلی رقیت
حضرت شہربانو کو نہین مانتی مگر مین تو دو تین اور جواب درباب جوازِ تصرف حضرت شہربانو
رکہتا ہون اول یہہ کہ چونکہ وہ غزوات بمشورہ جناب امیر تہی لہذا جائز تہی اور تصرف
بہی جائز ہوا دوسرے اصل مالک خلافت کو اوسکی امور مین تصرف بالاولی جائز ہی
تیسرے ہدیہ کافر کا ہی جائز ہی چنانچہ ماریہ قبطیہ ایک بادشاہ سابق کی حضرت کے

پاس بطور کنیزک بھیجی حضرت نے تصرف کیا اولاد پیدا ہوئی اور نکاح شہربانو بھی ہوا تو مضائقہ
نہین غرض کسیطرح وطی ناجائز نہین ثابت ہوتی خواہ خلافت صحیح ہو یا نہین ❊
سوال آنحضرتؐ کی بشارت صحیح الاشارت سب سے عمدہ و صریح و اضح الدلالت کونسی ہی
جواب فارقلیط کی بشارت بہت صحیح و صریح ہی حتی کہ (علمہ) کی بشارت بھی جناب
مسیح کی نسبت ایسی ظاہر نہین کیونکہ یہودی کہتی ہین کہ علمہ جوان عورت کو کہتی ہین
کنواری باکرہ کو نہین بولتی دوسرے حضرت مسیح سے چار سو برس پہلی یہہ پیشین گوئی ہوئی تھی
اسوقت مین ایک عورت جوان باکرہ شاہزادی ایسی حاملہ تھی اُسکی حمل کی بابت یہہ
اطلاع دی گئی بخلاف فارقلیط کہ صاف ترجمہ اسکا احمد بصیغہ تفضیل ہی اور قرآن شریف
مین یہہ آیا ہی کہ جناب مسیح نے فرمایا میری بعد احمد نامی آویگا محمد نہ کہا اگرچہ اسکی معنی بہت
قریب احمد ہین مگر جسطرح فارقلیط اسم تفضیل ہی اسیطور احمد تفضیل کا صیغہ ہی اور
یہہ پیشین گوئی ایسی موقع و وقت پر کہی گئی جو مناسب پیشین گوئی و وصیت و نصیحت
کے ہوتا ہی یعنی جناب مسیح بن مریم نے آخری وقت مین صلیب و گرفتاری سے پہلی یہہ خبر دی
اور آنحضرت کا اسم مبارک محمد و احمد ہونا کمال تعجب کی بات ہی بے شک یہہ حسن اتفاق خدا
کی طرف سے ہی اِس نام کیصورت آنحضرتؐ کی خاندان مین بلکہ عرب مین بھی پہلی نہ تھی بعد کو
بکثرت ہوئی آنحضرت کے اجداد مین ایسی نام ہی نہوتی تھی بلکہ زمانہ جاہلیت کی نام سختی و
جہالت مین مشہور ہین مگر آنجناب کی والدین کے نام نامی البتہ عجیب و غریب مسلمانونکی سے
ہین یعنی عبد اللہ و آمنہ یہہ بھی ایک عجیب کرامت آمیز بات ہی اور یہہ شبہہ باطل ہے

کہ آنحضرت نے انجیل دیکھ کر قرآن میں یہہ پیشین گوئی بنام احمد لکھہ لی کیونکہ معاذ اللہ اگر وہ جعل
کرتے تو احمد کی جگہہ محمد فرماتے تاکہ بخوبی تصریح ہوجاتی پہلے بہی جو لوگون نے فارقلیط ہونیکا دعوی
کیا باوجود علم وہوشیاری کی انکی یہہ دعوی نہ چلا پہر کہ انکی نام کی مطابقت نہو سکی پس
آنحضرت خالص عرب بلکہ نصاری سے اجنبی کیسی یہہ دعوی بیمدد حق پورا کر سکتے تہی باقی
تقریرین کتب کلامیہ اسلام و عیسائی مین دیکہو خاصکر حمایت الاسلام مطبوعہ بریلی مین ؛؛
سوال کیا یہہ بشارت تمثیل موسوی سے بہی زیادہ چسپان ہی ؛ جواب ہان بیشک تمثیلات
موسی کی خبر اگرچہ بموجب قول ضعیف یہود حضرت یشع بن نون کے کچہہ مناسب حال ہے اور
یوشع بن نون مثل موسی بن عمران صاحب کتاب نہین بلکہ تابع شریعت
موسی بموجب توراۃ کے مگر آنحضرت سے مناسبت زیادہ تر رکہتی ہی کیونکہ قطع نظر رعایت پیشین گوئی
تمثیل موسوی کی جابجا آنحضرت مین جناب موسی سے مناسبت ہی اور قرآن شریف مین بہی
ہی کہ اے نبی عرب ہمنے تجہکو ایسا پیغمبر کیا ہی جیسا فرعون کی پاس رسول بہیجا تہا بالجملہ حضرت عیسی
کے بعد کوئی ایسا ہوا ہی نہو جسپر فارقلیط کی پیشین گوئی پوری ہو سکتی ہو یہہ بشارت مع اپنی تمام فقرات
کی جناب محمدی انصاف ہی پر تمام ہوتی ہی جناب مسیح بتاکید یہہ وصیت کر فرماگئی یہہ فقط خبر نہین
بلکہ وصیت وحکم واجب الادا ہی اس بشارت مین ایک فقرہ ہی بمضمون آیہ وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی + یہہ بیشک حضرت کی شان ہی حتے کہ بعینہ الفاظ وحی قرآن شریف سے
بدستور بیان فرمائی جواب تلک ہین کیا ذکر ہی کہ عظیم کی جگہہ کریم کا نسخہ بہی ہو یا لاجذق ولا

صلّی کی عوض کسی کلام مجید مین یا صدّق و یا صلّی کا بہی اختلاف نسخ ہو یہان قاریون نے
متفرق لہجہ سی تو قرآن شریف کو پڑہا ہی جیسا مالِکِ یا مَلِکِ سوا اسکا کچہہ مضائقہ نہین + مثلاً
۴۴ کو کوئی چوالیس بولی کوئی چوتالیس + یا جیسی بالفرض دہلی کی پنجابی ۱۱ کو یارہ کہتی ہین
ایسا ہی کلام اکثر نیوالا کون ہوا ہی اسیواسطی بروائت مولوی عبد العزیز صاحب حیدرآبادی
لکہنوی کی جناب مولوی رحمتہ اللہ صاحب رحمہ اللہ صاحب اعجاز عیسوی نی آنحضرت کو یہہ
کہتی ہوئی خواب مین دیکہا کہ عیسائی کیون میرا انکار کرتی ہین حالانکہ تیرہوین آیت مین میری
بشارت بالتصریح ہی جب مولوی عبد العزیز صاحب مکہ معظمہ سی ہندوستان مین آئی تو دہلی
مین پہر سر بازار وعظ اسلام ہو رہا تہا جو مولویصاحب نی مولوی عبد المجید صاحب کی زبان سی
یہہ سنا کہ ۱۶ باب یوحنا ۱۳ ورس مین ہی کہ وہ فارقلیط اپنی طرف سی کچہہ نہ کہیگا بلکہ جو سنا ہے
وہ بیان کریگا تب انکو مولوی رحمتہ اللہ صاحب کی تعبیر خواب یاد آئی اور یہہ خواب اخبار
مہر درخشان مین بہی مطبوع ہوا مگر فقیر کی دلمین چندسال سی یہہ مضمون ہی کہ یہہ بشارت
واجب الاطاعت بطور وصیت نہائت صریح ہی اور جعل کا وہم بالکل غلط و لغو ہو اہل انصاف
کبہی قبول نفرمائینگی اور زیادہ تر یہہ کہ بعد جناب مسیح سات آٹہہ مدعی فارقلیطا ہوئی مگر آخر کو
اصل فارقلیط کی بعد سی کوئی مدعی فارقلیط پہر نہوا گویا یہہ وعدہ آنجناب کا پورا ہوگیا اب
کوئی ایسا نیا آنیوالا نرہا + خدا عیسائیونکو یہہ انصاف دی کہ انکارِ فارقلیط سی باز آوین اور
مسلمانونکو بہی خداتعالی حسن سلوک کی توفیق دی اور نیک اعمال کی ہمت بخشی اور یہہ جو
عیسائی کہتی ہین کہ فارقلیط سی مراد روح القدس ہی جو بعد جناب مسیح سات روز پہلی پنتکُس دن

بہیجی حوارئین پر نازل ہوئی کہ وہ سب روح القدس سی بہر گئی اور مختلف زبانین بولنی لگی اور
یہہ کرامت حاصل کر کے وہ وعظ و ہدائت کی لئی مختلف ملکوںین پہرنی لگی یہہ اونکی تاویل دو دلیل
سے صحیح نہین معلوم ہوتی (۱) تو یہہ کہ روح القدس یعنی فارقلیط کہین کتاب سماوی مین نہین
آیا بلکہ اور دیگر الفاظ بجائی روح القدس آئی ہین (۲) دوسرے جب وہ روح بعد چند روز مسیح
کی حوارئین پر نازل ہوئی اور آگ کی چنگاریان اُڑتی لگین یا پتنگی اُڑتی ہوئی یا شعلی روشن
معلوم ہوئی وہان اس صورت روح کی لئی فارقلیط کا لفظ نہین آیا چاہئی تہا کہ پر ضرور یہان
مذکور ہوتا کہ حسب وعدہ وہ فارقلیط موعود حوارئین پر نازل ہوئی اگرچہ بعض عیسائیون نے
اس لفظ مین تحریف بہی کرنی چاہئی مگر پوری نہ چلی دیکہو روح قدس تو شروع جناب مسیح کی ساتہ
تہی اور اناجیل مین مسطور ہی کہ حوارئین بہی چند بار حین حیات جناب مسیح مین موئد بروح القدس
ہوئی پہر یہہ فرمانا جناب مسیح کا کہ مین باپ کی پاس جاتا ہون فارقلیط آویگا جب تک مین نہ جاؤن
وہ نہین آسکتا یہہ سب بیان چاہتا ہی کہ وہ نبی رسول اولو العزم صاحب کتاب ہوگا وہ اپنی
طرف سی کچہہ نہ کہیگا یہہ صفت بہی روح القدس پر صادق نہین آتی غرض تمام بیان اس بشارت
کا مقتضی اسکا ہی کہ فارقلیط سی مراد نبی اسلام سی ہی (۳) جسطرح عیسائی لوگ لفظ توریت
وانجیل کو مدح و ستایش کے ساتہ قرآن شریف مین دیکہکر اپنی تمام کتب تواریخ تورات واناجیل
اربعہ و ناصحات وغیرہ کی تصدیق سمجہتی اور مسلمانون سے اُلجہتی ہین اس طور سی تو وہ یہہ بہی کہین
کہ تمام کتب ابراہیم و اسحاق و صحف اسمعیل بہی جنکا ذکر قرآن مین ہی ضرور آنحضرت کی عہد تک
موجود ہونگی تب ہی تو آن کتب انبیا و صحف ابراہیم کا حوالہ دیا پس مسلمانون نی اونہین کہودیا

اونہون نی برائی تصدیق قرآن مجید کیون بحفاظت ان دستاویزات کو نہ رکہا لہذا ہم مسلمان
کہتی ہین کہ ہرگز قرآن شریف سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ضرور وہ کتب سابقہ و صحف ابراہیم و
اسمٰعیل ع ہا کر امت آنحضرتؐ تک بعینہ صحیح و سالم موجود تہی بلکہ فقط کچہہ تورات اصلی کی صحیفے
چند اوراق پر لکہی ہوئی تہی جو خلیفہ دوم لائی تہی یا انجیل متی شاید مگر وہ بہی ناقص و شرح و متن
مخلوط۔ غرض ایسی معدوم و کمیاب کتابون پر حوالہ دینی کا یہہ سبب ہی کہ اول تو حوالی خاص
خاص باب مین بطور حجت و دلیل کے مناظرانہ دئی ہین اُن حوالونسی ساری بیبل مروجہ حال کے
تصدیق سمجہنی نہائت بعید ہی یا محرّف کتب یا ناقص و غلط دستاویزات سی کیا اپنا مطلب طرفثانی
نہین ثابت کیا کرتا حالانکہ ساری دستاویز کو نہین مانتا اور جعلی بتاتا ہی مگر بطور معارضہ دشمن کو
ایسی دلائل سی چپ کرایا کرتی ہین چنانچہ حضرت مسیحؑ نی بہی ایسا کیا ہی افسوس کہ پادری صاحب لوگ
اس بات کو نہ جانتی ہون ہم مسلمان تمام بائیبل کو سب حرف بحرف کرکے بالکل نقطہ نقطہ غلط تو نہین
بتاتی بلکہ اوسمین اکثر قول خدا و رسول کو جو وحی معلوم ہوتا ہی قبول کرتی ہین یہہ حوالہ دیتی ہین کیا
خرابی ہی (۲) جن باتونکا حوالہ قرآن شریف مین کتب سابقہ پر دیا ہی وہ باتین انبیا کیطرف

منسوب ہو یہود و نصاری مین از روئی مذہب مشہور تہین پس حوالہ بہیجا ہوا مثلا یہہ کہ پوچہہ لو
اہلکتاب سی کہ نبی سب انسان ہوتی آئی ہین یا یہہ کہ ایک کا بوجہہ دوسرا نہ اٹہاوی یا یہہ کہ
آخرۃ بہتر و باقی ہی یہہ سب صحف سابقہ و صحف ابراہیم و موسٰی مین ہی اس سی ہرگز ثابت نہیں
ہوتا کہ یہہ صحف سابقہ اوسوقت مکتوب درست و صحیح بی تحریف آنحضرتؐ کی پاس یا مکہ مدینہ تمام جہان

مین موجود تہی بلکہ توراتِ موسیٰ سے جسقدر اسوقت عرب وغیرہ مین موجود تہی یہہ باتین
ثابت اور علماء یہود و نصاریٰ مین مشہور تہین کہ اقوال انبیا یہہ ہین (۳) بالفرض والتقدیر
نہایت غور تمی سے آخر کو ہم یہہ بات ہی لین کہ بائبل مصدقہ و مروجہ حال درست و صحیح ہی تب
بہی کچھہ اشکال مسلمانونپر لازم نہین آتا عند التحقیق انصاف کی ساتھہ ہم بخوبی قرآن کو اسی
حوالہ بائبل سے ثابت کر دینگی اور کوئی ایسا مضمون نہین جو ذرا غور و تامل و فکر سے بشرط
عدالت باہم منافی و ضد ہو بشارت فارقلیط کے لئی کتاب انجیل یوحنا کافی ہی مجازی موت
جناب مسیح بالفرض قرآن کی خلاف نہین بلکہ مراد یہہ ہوگی کہ جناب مسیح مثل سایر شہدا حقیقے
مردہ و مقتول و مصلوب نہین ہوئی اور بسبب اذیت و تکلیف دنیاوی کی وہ ہماری شفیع
اور کفارہ مومنین ہونگی تثلیث صریح و صحیح طور پر کسی انجیل سے ثابت نہین یہہ فقرہ کہ تین آسمان
پر ہین اور تین زمین پر باقرار علماء پادریان قدیم نسخونمین نہین اور تسپر بہی اسکی معنی یہہ ہو سکتی
ہین کہ خدا تعالیٰ و روح القدس و جناب مسیح کا منشا و مرضی و احکام ایک ہین کچھہ فرق و اختلاف
نہین چلو فیصل ہو چکا تعلیم روحانی بیشک عمدہ ہی مگر شروع مین تعلیم جسمانی مقدم و ضروری ہی
یعنے مجازی اول اور حقیقے بعد ازان غرض صلح و آشتی مین تو سب کچھہ صورت اتفاق پیدا
ہو سکتی ہین بشرطیکہ انصاف ہو جنگ و فساد و عداوت مین بجز نقصان جانبین کچھہ نیکی متصور
نہین آئندہ تم جانو ÷ ÷ ÷

مذہبِ اسلام کی خوبیان

اول بڑی عمدہ خوبی یہہ کہ سب سے زیادہ اسی مذہب نی خالقِ واحد کو منوایا و سمجھایا اور
شرک کو دور کیا اور عجب طرح سے خدا کی عمدہ تعریف کی کہ جہان مین موحد مشہور ہنسی

دوم بانی مذہب کی لائی ہوئی کتاب متواتر اللفظ اسلام ہی مین بکثرت پائی جاتی ہے اور
کسی مذہب مین اسطرح نہین انصاف شرط ہی پس سوم جبکہ تمام بنی اسرائیل کی پیغمبر ہدایت
کرچکے تھے اور حضرت مسیح کی تعلیم بھی زمانہ تاریکی مین پوشیدہ ہو گئی تو سب سی آخر مسلمانون کے
نبی نی خاتمہ اپنی قید اسی اوٹھکر تعلیم دی کہ بعد اوسکی کسی ہادی یا معلم نی ابتک ایسا دعوی
نکیا اور الہام کا نام نہ لیا اور نہ آیندہ امید گویا حاجت ہی کسی اور نبی یا الہام کی نہی چہارم
اسلام نی دنیا کی قدیمی مذہبونکو درست کیا اور یہود و نصاری و ہنود کو بہت راہ پر لایا بت پرستی
کو چھڑوایا اور بہت غلط باتون اور مضر رسمونکو باطل ٹھہرایا و موقوف کرایا پنجم چونکہ مذہب
عیسائی اہلکتاب کا اس مذہب یعنی اسلام کے قریب قریب تھا اوسکی فقط اصلاح کی + اور یہود
کو بالکل حرف غلط کیطرح مٹادیا اس سی اسلام کی راستی و منصفی ظاہر ہے ششم تباہی یہود
کی پیشین گوئی اور حضرت عیسےٰ کی بددعا اونکی حقمین آنحضرت کے ہات سی ظاہر ہوئی ہفتم سب
سے بعد اس آخری زمانہ کی شروع مین اسلام ہی نی پہلی تعلیم و تہذیب کو دنیا مین از سر نو
پہیلانا شروع کیا گویا مذہب اسلام سب سی پیچھے ہے اور روشنی تازہ حال مین سب مذاہب سے
اول ہی اسی مذہب نی پرانی حماقت دنیا کو کہو یا اور نئی تہذیب کی اول بنیاد رکہی لیکن ہر کو
اسی تعلیم سے عقل آئی غرض ابتک مذہب نے برہمو کو اپنی فیض سی خالی نرکہا فقط ایک
خدا کی پرستش کا سچا خیال برہمو کی دلمین قران ہی کی تعلیم سی آیا ہے ہشتم اسلام مین
نجات کی بابت ایسا عمدہ انصاف ہی کہ نہ اوسمین جہوٹی بہشت نہ کسی کا کفارہ نہ بیجا شفاعت کسیکی
کسی پیر پیغمبر آدمی یا فرشتہ کی + بیشک خدا کی ذات کی لائق اور اوسکی صفات پسندیدہ کی
قابل یہہ ہی بات ہی کہ دوسری کو اوسکی خاص باتومین مطلق دخل نہو تا کہ اوس غمخوار دل کا

اختیار کامل علے الاطلاق ہو (۹) اگرچہ تیرہوین صدی ہجری کے شروع سے
یوروپ کی روشنی اور ملکونمین بہی پرتوفگن ہونی لگی اور تقریباً ایک ہزار برس بعد حکیم کلمبس
بہی امریکہ مین پہونچا مگر اس سب نئی ترقی کی بنیاد کا پتہر اول مسلمانون ہی نی یوروپ مین
جا کر رکہا اور اسپین تک سے یہہ تعلیم دی + زمانہ جاہلیت و عہد تاریکی کو جو یوروپ مین پانسو
برس بلکہ شروع سے چہا رہا تہا اوس اندہیر کو پہلی مسلمانون ہی نی کچہہ رفع دفع کیا حالانکہ ابتدائے
آفرینش سے اس ملک جزائر مغربیہ مین عیسائی نور ظاہر نہوا تہا ہان چونکہ عیسائی و مسلمانون کا
ساتہہ چولی دامن کا سا ہی البتہ عیسائیون نی مسلمانون سی دو حرف اصول کے سیکہکر
غرض حروف فروع کی ایسی نکالی کہ ترقی دنیاوی مین اوستاد ہوئے (۱۰) مسلمانون
کی صرف دس گیارہ سال کی تعلیم الہامی کا یہہ اثر بی شک کمال تعجب و حیرت ظاہر کرتا ہے
اور اسطرح پہر بی ضرب توپ و تفنگ و بی ایجاد آلات و بغیر مطبع اسقدر جلد ترقی و اشاعت
قرآن و حمایت اہلکتاب و تصدیق الہام سابق یہہ سب باتین اسلام کی سچائی کی دلیل
ہین + تلک عشرۃ کاملۃ (۱۱) اسلام سوائی مشرک کے کسی کا دشمن نہین کسی بندہ
کو بعد اقرار توحید قطعی وعدہ عذاب کا نہین دیتا + تمام الہامی سلسلہ بنی اسرائیل کو صریحاً مانتا ہے
اور آدم تا اینڈم بلکہ تا نزول جناب مسیح سب پیغمبرون اور اونکی الہام مندرجہ کتب کو اور
پہلی کعبہ یعنے بیت المقدس کو صحیح جانتا مانتا ہی اور باقی ہر ایک قوم و فرقہ کی لئی ایک ہادی
بہلا اگر ضرور بتلاتا ہے اور کسی مذہب کے نبی یا امام کی تکذیب صریح نہین کرتا بلکہ بجز کفار

و بت پرستی کی جس سے انکار خدائی خالق لازم آتا ہی یا شرک جس سی اُس واحد یگانہ
کی یکتائی و وحدانیت مین فرق آتا ہی باقی فرقہ یہود و ہنود کو ہی بالکل باطل و غلط نہین
بتاتا بلکہ ایسی فرقونکو بدعت و ایجادات کا الزام دیتا ہی لہذا اسکی عمدگی و راستی و بی تعصبی
اس فرقہ اسلامیہ کی دراصل ظاہر ہوتی ہی گو اوسکی تعلیم و تعمیل اب ویسی نہ رہی ہو جیسی اوسکے
قرائین بکثرت متواتر متفق اللفظ آجکی دن تک موجود ہے (۱۲) آخری زمانہ کے
موافق اکثر مذاہب مین کچھہ کچھہ بطور پیشین گوئی مذکور و مسطور ہی لیکن عیسائی و مسلمانونمین
ایکطرح کا اُن باتونمین اتفاق ہی کیونکہ ان دونو مذہبون کے بزرگون کا ایک ساتھہ ہونا
مشہور ہی اس سلوک و معاونت باہمی سی ہی اسلام اور عیسائی مذہب کا ساتھہ پایا جاتا ہی
کہ اونمین ایک دوسریکا مددگار اکثر رہا ہے اور تا قیامت رہیگا اور ایک دوسریکی ترقی کا
باعث ہوگا اس بات کو اسلام ہی بی تعصب تصدیق کرتا ہی اس سی راستی اسلام کی منصف
غیر متعصب کی نزدیک ظاہر ہو سکتی ہی (۱۳) جسطرح اسلام اس توراۃ و انجیل الہامی
کی تصدیق کرتا ہے جو زبان زد خلائق تھی اور اونمین کتب قدیمہ مین بطور قول خدا و رسولؐ
پائی جاتی ہی + اور الہامی مقولہ مثل پہاڑی وعظ لیشرط انصاف صاف جدا معلوم ہوتا ہی
اسیطرح شریعت اسلامی مندرجہ قرآن اون دونو شریعت کی بیچ بیچ ہی اور فرقان دونو
کتاب توراۃ و انجیل کا درمیانی متوسط ہی گویا جسمانی و روحانی تعلیم کا جامع ہی ان اوصاف
جیسے ہی صاف اسلام کی خوبی پائی جاتی ہے (۱۴) اگرچہ سلاطین عیسائے کو

عدت سی ترقی ہی اور بہ سبب ایجاد مطبع و انعقاد محافل سنوری اشاعت بائبل مین ظاہر
طور پر بہت کچھہ کوشش ہو رہی ہے لیکن تسپر بہی اسلام کو کچھہ تنزل دینی نہین ہی مذہبی باتیں
بدستور قائم و جاری ہین اور قرآن ہرگز اب بہی دنیا مین انجیل سی کم رائج نہین اور قبل صنعت
چھاپہ تو کہین زیادہ نسخے قرآن شریف کے بہ نسبت بائبل جہانین پائی جاتی تہی اور لاکہون
حافظ موجود ہین اور اب بہی اسلام کی آنکہہ مذہبی امور اور اپنی سچائی کی دلائل مین ہرگز
عیسائیونسی نہین جھپکتے + اس سی معلوم ہوا کہ اسلام اپنی ہمچشمون سی لائق فائق ہے
جہانین اتبک بہی کم نہین اور شرک و الحاد کا دشمن ہی + بخلاف اور مذہبونکی کہ شوز لڑی
کفر نہ گئی (۱۵) ایک نئی طرح سی دلیل لایا ہون کہ تمام فرقی اہلکتاب بلکہ اکثر ہنود بہی
مذہب اسلامی کو اپنی سوا اورون سی اچھا بتاتی ہین پس با قرار ہر یک کے اسلام سب مذہبونسی
دوم درجہ پر تو ضرور رہا یہہ بہی اسکے حقیت کی ایک وجہ ہی (۱۶) مذہب اسلام
باوجود علیحدگی کتاب و علیحدگی نبی اسقدر عمدہ و عزیز ہی کہ عیسائی فرقی بہی اسی ایکدوسرے
سے بہتر کہتی اور جانتی ہین مثلاً برامدعی صحت فرقہ پروٹسٹنٹ اسلام کو رومن کیتہلک
سی بیشک بہتر کہتا ہی اور فرقہ یونی ٹیرین اسلام کو پروٹسٹنٹ سی افضل جانتا ہی فرقہ یونی ٹیرین
کو سب عیسائی ادنا اسلام کہتی ہین اس آپسکی گفتگو سی بہی اسلام کی عمدگی پائی جاتی ہی (۱۷)
باوجود اصلاح لوتہر وغیرہ و سعی و کوشش دیگران ہنوز پروٹسٹنٹ مذہب کو بہی ترقی
نہوئی چنانچہ نصف ساتوان حصہ رومن کیتہلک کا ہین پس یہہ عدم ترقی اسی سبب سی ہی

کہ ابہی تک حق حق اس فرقہ جدید مین بہی نہین آیا تثلیث و ابنیت و کفارہ کا عیب باقی
ہی بلکہ تینون اصول خالی از خلجان نہین کہ ہر ایک کی خاطر مین مثل خار ہی (۱۸)
اہل یوروپ کو قومی و علمی و کسبی و ہنری ترقی سب کچہہ حاصل ہی مگر مذہبی اثر سبکو الحاد
کیطرف لایا ہی لہذا پروٹسٹنٹ مذہب بہی ہدائت کی لئی پورا اچہا نہین ورنہ یہہ نتیجہ
باطنی کا حاصل نہوتا آخر اسلام ہی اُس سے تا اینوقت از راہ دین کم نہین رہا (۱۹)
اس مذہب کی سادگی اور نبی اسلام کا سیدہا سادہ چلن باوصف نو دس ازواج بیوہ و ضعیفہ
و بی بی عائشہ و بی بی زینب کی قابل تعجب ہی گویا اس نبی نی حد کی درجہ کی دینداری خانہ داری
سکہائی ہی اور علم تدابیر منازل مین ایسی بی سر و سامانی کی ساتہہ نہائت مشکل امتحان دیا اور
دکہا دیا کہ مرد ایسا کرتی ہین کہ باوجود اتنی بی بیون اور ایسی ازواج مختلف العمر کی یون معاملات
خانہ داری باہم رکہتی ہین افزایش اولاد مقصود تہی نہ دنیاوی لذت بی بی زینب کو بعد عائشہ
و حفصہ کی بیوی بنایا اور ان دونونکی پدر یعنی خلیفہ اول و دوم کا اس باب مین کچہہ خیال نہ کیا اور بی بی
عائشہ و زینب وغیرہ کی بعد بی بی ام سلمہ سیال خوردہ سی نکاح کیا ان باتونسی نبی اسلام کا صبر و
تحمل و استقلال ظاہر ہی (۲۰) نبی اسلام کا عہد عجیب حسن نیت و نیک کرداری کی ساتہہ تہا
کہ دہ تون ایک مختصر انتظام سے بخوبی امن چین رہا + (۲۱) نبی اسلام کی شوکت ظاہری و
سلطنت تو مثل سلیمان و یوسف وغیرہ کی تہی اور باطنی باتین درویشانہ مثل زکریا و اسمٰعیل و ابراہیم
کیمطرح ظاہری و باطنی بزرگیان اونمین جمع تہین اور دونو طرح کا امتحان امیری و فقیری کا انحضرت

نے خوب پاس کیا اسیواسطے مسلمانون مین ابتک مذہب ابراہیمی و اسمعیلی کی اندازہ پائی جاتی ہین
(۲۲) بنی اسلام کا یہہ قول کہ جو ایک خدا کو مانیگا وہ جنت مین داخل ہوگا اُسکی تصدیق کی گئی
دلیل کافی ہی (۲۳) کلمہ اسلامی کا اول فقرہ جسنے تمام جہان مین توحید کی دہوم ڈال رکہی ہی
وہی اس مذہب کی دستاویز پراستی کی مہر ہے + (۲۴) اسلام مین تخم انسانی کا ضائع
کرنا بڑا گناہ سمجہا گیا ہی اسیواسطے رہبانیت و شادی نکرنا بُرا ہی اور چند نکاح ہی بشرط عدالت
اسیواسطے جائز رکہی ہین تاکہ اولاد بہت ہو اور نطفہ خراب نجائی + اگرچہ مرد پر چند نکاح کرنے مین
مشکلین واقع ہون + اور عیش حاصل نہو + کیونکہ بڑا مقصد شہوت و نکاح سے پیدائش اولاد ہی (۲۵)
اسلام مین عورت کو بہت آسانی رکہی ہی + مہر مقرر ہی + خوراک و پوشاک سب طیار مرد کی ذمے ہے
زنا کی ثبوت کی صورتین بہت دشوار ہین + قذف یعنی عورت پر تہمت دہرنیکی بڑی حد جاری ہے
ہوتی ہی (۲۶) اسراف یعنی فضول خرچ کی نہایت مذمت ہی حتی کہ فرمایا مسرفونکو خدا دوست
نہین رکہتا قرآن شریف مین ہی کہ فضول خرچ لوگ شیطان کے بہائی ہین بہت عیش و عشرت
بیجا کی برائی اور ہمدردی انسان و برادران ایمانی کی تعریف جابجا مذکور ہی (۲۷) قرض حسنہ
کی وہ تعریف و تاکید کہ جسنے قرض حسنہ دیا گویا خدا کو دیا اسلئے سود کو حرام کیا کیونکہ علت سود دینے
آرام طلبی و بیدردی متصور تہی (۲۸) عورت کو بغیر اوسکی مرضی کے طلاق کو ابغض مباحات
بتایا مگر اوسکی رضا سے خلع کو جائز و درست رکہا یہہ آزادی عیسائی مذہب مین بہی نہین +
(۲۹) نہایت سادگی یہان تک کہ چاندی سونیکی برتن نا درست عمارات جانہی بنانا

لگانا برا + مردونکو سونا پہننا اور لباس ریشمین ناجائز + عمارت بلند مکروہ حتی کہ مساجد و خانہ کعبہ
کی زینت بہی مکروہ ہی (۳۰) معقول پردہ داری جو عورتونکو عقلاً نزاوار ہی جسمین مرد و عورت
کی عزت دارین ہی + اور حیا و شرم کا باعث ہی اور تعلیم عصمت ایسی عمدہ طرح سی ہی کہ عصمت
جبلت مین داخل ہوجاتی ہی مرد و عورت طرفین کو تکلیف و بدگمانی نہین ہوتی + اولاد کا یقین
ہوتا ہی + بدکاری مرد و عورت کی جلد کہل جاتی ہی + غرض پردہ داری شرعی ایسی عمدہ روک ہی
نقاب حسن ہی کہ ہندو وغیرہ غیر قومون نی بہی مسلمانون کو دیکہکر یہی خصلت اختیار کی +
غرض شرع مین جو باتین بخوبی صحیح طور پر ثابت ہین انہین نہایت غور سی دیکہو تو وہ بہت
عمدہ مصلحت آمیز + آخر کو مفید متوسط ہین نہ ایسی قید کہ انسان تکلیف پاوی نہ ایسی آزادی
کہ بندہ آسمان پر چڑہ جاوی اور دوسرونکی امن مین خلل آوی + نہ منفر عیش و عشرت کو جائز رکہا نہ
مناسب زندگانی کو حرام کیا + نہ زیادہ نہ کم + بیچ کی راس سب باتین مسلّم + اتلاف ذرہ کا بہی
روا نہ رکہا + رسوم زائد کا نام نہین + بہت تہوارونکا کام نہین + اور وہ بہی نہایت سیدہی سادی
نہ آتشبازی نہ انار + نہ ڈہول نہ تاشہ + نہ کوئی بیجا دل لگی کی لئی باجا گاجا + نہ ناچ رنگ + کیونکہ
یہہ سب فضول و بدکاری کی اصل ہی + بالجملہ تمام امور خانہ و سامان سواری و شکاری نہایت
سادہ و ضروری رکہی ہین ان سبکی عوض امور خیر مین خرچ بتایا ہی زکواۃ واجب فرمائی ہے +
اوسکی خرچ متفرق بتائی + مساکین و یتیم و بیوہ و مسافر و باندی و غلام وغیرہ کی پرورش و آزادی
کے لئی تاکید کی یعنی اس قسم کی احکام متوسط و مشرح جیسی قرآن شریف مین ہین غیر کلام اللہ

مین بنائی + توراۃ مقدس موسیٰ مین جسمانی اعمال اور انجیل شریف عیسوی مین روحانی تعلیم
ہی تو قرآن شریف مین جو وحی کلامی ہی دونو طرح کی تعلیم موجود ہی دنیا بتائی تو اتنی بتلائی کہ
جسمین تکلیف و تکلف نہو + ایمان سلامت رکہنا مشکل نہ ٹہری دنیا کی محبت بہت اچہی نہ لگی
دین سکہلایا تو ایسا کہ ظاہر قیدین اوسمین بہت نہون + تکلیف حسب وسعت دی حرج و
نقصان کو دور کیا آسانی بخشی + تنگی کہوئی + بدگوئی کو مطلق منع فرمایا + غیبت کو حرام کیا +
وصیت حق و نصیحت صبر کی تاکید فرمائی + تمسک و دستاویز کا لکہنا قرآن شریف ہی نی صحیح
سکہلایا + حقوق والدین و مرد و عورت جسطرح مصرح اسلام مین ہین ویسی کہین نہین + باندی
غلام و عورت کی آزادی کی بنا پہلی دنیا مین شرع محمدی ہی نی ڈالی غور سی دیکہو تو ہمنی اسلام نی باوجود
سکونت عرب بڑی بڑی کام کئی + عورتونکی تعداد بہ نسبت سابق بہت کم کی بلکہ سچ پوچہو
تو ایک ہی بی بی کا حکم دیا + مگر در صورت حفظ عدالت چار بی بی تک ہی جائز رکہین تاکہ اولاد
زیادہ اور انسان کا تخم ضائع نجائی + عورت بطور خلع تمام عمر مین دفعتین شوہر کر سکتی ہی اور
طلاق گو در صورت ناراضی عورت ابغض مباحات یعنی بدتر ہی لیکن پہر اوسمین دونو میان
بیوی کی نفس کا بچاؤ ہی اور بلحاظ عدۃ شراکت نطفہ کا بہی وہم نہین + اولاد کی تمیز سہج بی
رہتی ہی یہ آزادی عورتکی کسی غیر مذہب مین نہین + غیرت جاہلانہ کی شریعت اسلامی
نی بالکل جڑ کہود کر پہینکدی + سوائی قصاص جو علانیہ ہوتا ہی کسی حالت مین قتل درست
نہ رکہا + کسیکو حکم نہین کہ خود اپنا انتقام اپنی رائی سی لی بلکہ حکم ہی کہ قاضی شرع کی ہان

رجوع کرے اور حاکم شرع سے انصاف چاہئے عورتکو بری حالتمین دیکھکر قتل نکرے بلکہ دعوی بگواہی گواہان
صحیح و صریح پیش کرے یہہ بنی اسلام ہے نے کیا کہ ذات جمات کی کچھہ پوچھہ نرکھی صاف فرمایا کہ بڑا شریف
متقی و راستباز ہے نبی آخر الزمان نے غلامونکو اپنی ذات و اولاد مین شامل کرنیکا حکم دیا زید و مقداد
وغیرہ جیسے غلامونسے اپنی خاندان کی عزیز لڑکیان بیاہ دین کنیززادونکو شریف زادونکے برابر سمجھا
یہانتک کہ غزنوی و غوریین کیسے بادشاہ غلام و کنیزک زادہ ہوئے ہین نکاح بیوہ کو وہ رواج دیا
کہ ماشاء اللہ ایک ایک بیوہ نے کئی کئی نکاح اپنے اور پرائے خاندانمین کیئے اور بہت بزرگ مسلمان اپنی
عورتونکو حکم دے گئے کہ ہمارے بعد فلان فلان سے نکاح کرنا چنانچہ حضرت علی مرتضی اپنی عزیز بی بی
امامہ کو کہہ گئے کہ پینتالیس ۴۵ برسکی عمر مین مغیرہ بن نوفل سے کہ وہ طالب نکاح تہا شادی کرنا اور نیز
کواری اور رانڈ کی کچھہ تمیز اسلام مین نرہی جعفر طیار حبشہ سے ایک عورت اسماء نام لائے تہے اوسکی
اولاد عبد اللہ بن جعفر وغیرہ علی مرتضی کی دختر انسے بیاہی گئی اسیطرح پہر اسماء نے خلیفہ اول سے جا
نکاح کیا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے وہ کسیطرح غیر نہ سمجھے گئے دو قوم اولاد مین باہم محبت رہی اسلام
نے گویا آگ پانی کو باہم ملا دیا صدہا سال کے جھگڑونکو چکا دیا عربکو بلکہ زمانہ کو قید جہالت سے چہڑا دیا
لیکن افسوس مروانی و شامی لوگون نے بہت جلد شرع اسلام مین خلل ڈالا بادشاہی انکی مزاج مین
سما گئی وہی زمانہ جاہلیت کی خو بو آگئی خیر کیا کہا جائے اب تک جو سہو ہوا فقط ظاہری نماز و روزہ رہگیا وہ بہی ہزار
تنازع و اختلاف باقی سب پیچ نماز جو نیک طلبی و دعائے توفیق خیر ہے اوسکو بہی فقط خوف کی جانتے ہین

مطبع یوسفی دہلی مین باہتمام منشی علی حسین بریلوی مالک مطبع کے چھپا